B.A Urdu(H) Part-II
Paper-III (Poetry)
Topic: Marsiya Nigari

Notes By:
Dr. Masroor Haidri,
Department of Urdu,
J.K College, Biraul, Darbhanga

اردو میں مرثیہ نگاری

مرثیہ عربی لفظ ''رثا'' سے مشتق ہے، جس کے معنی مرنے والوں پر ''رونے، آنسو بہانے'' اور اس کی خوبیوں کو بیان کرنے کے ہیں۔ یعنی کسی کی موت پر غم کا اظہار کیا جائے اور مرنے والے کی خوبیاں بیان کی جائیں اس نظم کو مرثیہ کہتے ہیں۔ مولانا الطاف حسین حالی کا بیان ہے کہ ''قصیدہ اور مرثیہ میں فرق صرف اتنا ہے کہ زندوں کی تعریف کو قصیدہ کہتے ہیں اور مردوں کی تعریف میں جس میں تاسف اور افسوس بھی شامل ہوتا ہے مرثیہ کہتے ہیں''۔

اردو میں مرثیہ کی صنف عربی سے فارسی اور پھر فارسی سے اردو میں آئی۔ اردو اور فارسی میں بیشتر مرثیوں کا موضوع اہل بیت یا واقعہ کربلا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ بھی بہت سی عظیم شخصیات کے مرثیے لکھے گئے ہیں۔ مرثیہ گوئی کو فن شاعری کا سب سے حساس اور کٹھن عمل سمجھا جاتا ہے۔ شعر پر فنی گرفت کے ساتھ حسّاسیت اور علمی وفکری مواد پر دسترس رکھنا مرثیہ نگار کے لئے لازمی ہوتی ہے۔ مرثیہ اپنی ترکیب میں مندرجہ ذیل اجزاء کا حامل ہوتا ہے۔

1۔تمہید 2۔چہرہ 3۔سراپا 4۔رخصت 5۔آمد 6۔رَجَز 7۔جنگ 8۔شہادت 9۔دعا

اُردو میں مرثیہ کی ابتدا دکن سے ہوئی۔ سلاطین دکن نے مذہبی اور ادبی ضرورت کے پیش نظر خود بھی مرثیے کہے اور دوسرے مرثیہ گو شاعروں کی ہمت افزائی بھی کی۔ قطب شاہی دور کے اہم مرثیہ نگاروں میں نصرتی، غواصی اور ملا وجہی کے نام قابل ذکر ہیں۔ دکن کے بعد اردو مرثیہ کو شمالی ہند میں مقبولیت ملی اور کثرت سے مرثیے لکھے گئے۔ جن میں سودا، میر تقی میر، سکندر وغیرہ کے نام اہم ہیں۔ صنفِ مرثیہ کو لکھنؤ اور فیض آباد کے شعرا نے بام عروج پر پہنچایا۔ مرزا خلیق، میر ضمیر وغیرہ نے صنف مرثیہ کو ایسی ترقی دی کے اسے معراج کمال تک پہنچا دیا۔ اس کے بعد مرزا دبیر اور میر

انیس سے اردو مرثیے کا سنہرا دور شروع ہوتا ہے۔ان دونوں نے مرثیہ کو ہر دلعزیز صنف بنا دیا۔مرزا غالب کو بھی انیس اور دبیر کے فنی پختگی کا اعتراف کرنا پڑا،ان کا قول تھا کہ ''ہندوستان میں انیس و دبیر جیسا مرثیہ گو نہ ہوا ہے نہ آئندہ ہوگا'' مرثیہ نگاری دھیرے دھیرے دھیمی پڑ گئی ہے۔شاید اسلئے بھی کہ اس موضوع پر انیس اور دبیر نے اس قدر عمدہ اضافہ کر دیا ہے کہ پھر کسی شاعر کی ہمت نہ ہوئی۔مختلف عظیم ہستیوں پر شخصی مرثیے بھی کہے جانے کا لگا ہے،لیکن اس کا کوئی سلسلے وار روایت موجود نہیں ہے،شعراء نے ذاتی اظہار غم کے لئے اس کا استعمال کیا ہے،شخصی مرثیے میں غالب اور حالی کے مرثیے امتیازی حیثیت رکھتے ہیں۔